بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمـَنِ الرَّحِيمِ

The Last Prophet

By

The Late Rev. Buta Mall

سب نبیوں اور توریت نے یوحنا تک نبوت کی

(انجیل شریف بہ مطابق راوی متی ۱۱ : ۱۳)

خاتمُ النبیِن

من تصنیف

از پادری بوُٹامل

1948

اعلان

رسالہ خاتم النبین ایک تازہ تصنیف اور نیا مسیحی حربہ ہے۔ بائبل شریف کے مشرح حوالوں سے نبی آخر الزمان کے مسئلہ پر معقول بحث کی گئی ہے۔ سارے رسالہ میں حتی الوسع ناظرین کے علمی اور تاریخی اور مذہبی مذاق کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔

ہم نے اپنی بحث کا انحصار بائبل شریف اور صحیح واقعات اور عقل پر رکھا ہے۔ رسالہ خاتم النبین خلوص دلی اور نیک نیتی سے لکھا گیا ہے۔ اور تعصب اور دلِ آزاری کی بوُ سے مبرا ہے۔

المعلن: پادری بوٹامل
مُبشر انجیل

چکوال

تمہید

انسان مکاشفہ کا محتاج ہے - انسانی عقل بدوں مکاشفہ بیکار اورالہیٰ راز وحقائق کی دریافت میں ناقص اوربے بس ہے۔ عقل خداداد جوہر اور فطری افعام توہے اور اس حیثیت میں وہ مکاشفہ کی معاون اور مددگار بھی ہے۔ تاہم انسان کی عقل اپنے محیط دائرہ کی حد کے باہر بدوں ہدایت ورہنمائی کشف آسمانی لاچار اوربے پر ہے۔ اوراپنے پرواز میں کمزور اور ناتواں ہے۔ ذاتِ واجب لامحدود اوربے انداز ہے۔ اوراس کی دانش اور علمِ نہایت عمیق اوراس کے فیصلے ادراک سے پرے اوراس کی راہیں بے نشان ہیں۔"رومیوں ۱۱: ۳۳تا ۳۶۔مگرانسان اس کی ایک مخلوق اورادنیٰ صنعت اوراپنے اخلاق کے عمیق علم اورمرضی کی مشورت اوراس کے بھیدوں کے جاننے کے لئے مکاشفہ کا محتاج اور دست انکار ماندن کامصداق ہے۔ انسان کی ضمیر کشفِ آسمانی کی ذراسی تمہید اور صبح صادق کی دھیمی سی روشن کی مثال ہے۔ اور آفتاب کی آمد کی تیاری کا جرس ہے اوراس کا نام باطنی شریعت ہے۔ رومیوں ۲: ۱۴تا ۱۵ ۔ انسان کی ضمیر خدا کی ہستی کا ابتدائی اقرار ہے۔ اوراس امر کی گواہ ہے کہ خدا ہے اور یہ کائنات اس کی صنعت اور کاریگری ہے۔زبور ۱۹ ۔ اس سے آگے کارخانہ قدرت کا نظارہ ہے۔ قدرت کا یہ کارخانہ طلوع آفتاب کے وقت کی روشنی کے برابر ہے۔ اور دن کے پہلے پہر کی طرح صحیفہ فطرت اورایک عارضی مکاشفہ ہے۔مگر جس کامل نور آفتاب نصف النہار میں جلوہ گرہوتا ہے ۔ اسی طرح الہیٰ رازوموز اور حقائق ومعارف وحی آسمانی کی روشنی کے بغیر جانے نہیں جاسکتے۔ محض ضمیر کی گواہی اور نظارہ قدرت حق شناسی اور روحانی حقائق کی دریافت کے لئے بس نہیں۔ اس بات کے لئے کامل مکاشفہ یا وحی آسمانی کی ضرورت ہے۔ کیونکہ روحانی باتیں روحانی روشنی سے پرکھی جاتی ہیں۔ اور روحانی باتوں کا روحانی روشنی سے مقابلہ کیا جاتاہے۔ ۱ کرنتھیوں ۲: ۱تا ۱۶ ۔ اس واسطے اس بھید کے مکاشفے کے بموجب جوازل سے پوشیدہ رہا خدانے اپنے پاک نبیوں کے وسیلے سے سب قوموں پرظاہر کردیا۔ تاکہ وہ خدا کے اس انتظام کو پہچان سکیں جواُن کی نجات کے بارے میں تھا۔ رومیوں ۱۶: ۲۵تا ۲۷۔ خدا کی مرضی کی مصلحت کا کامل اظہار اس سلسلہ کشف میں پایا جاتاہے۔ جو بتدریج بنی آدم کو ان نبیوں کی معرفت حاصل ہوا۔ جو دنیا کے شروع سے ہوتے آئے ہیں۔ عبرانیوں ۱: ۱تا ۲۔ اعمال ۳: ۲۰تا ۲۱ اور وہ لوگ روح القدس کی تحریک سے کلام کرتے تھے۔ ۲پطرس ۱: ۲۱۔ اوروہ کلام اپنے اپنے اوقات نزول میں لسان بشری کی صنعت کے ہاتھوں بتدریج ضبط تحریر میں آتا گیا۔ اوراپنے کمال کے بعد مصاحف کی صورت میں مخصوص اورملہم ہستیوں کے طفیل جمع ہوکر خدا کے لوگوں کی امانت اور حفاظت اور تفویض میں رکھا گیا۔ اور وہ لوگ خدا کے کلام کے امین اوراس کے بھیدوں کے مختار قرار دئیے گئے۔ رومیوں ۳: ۲ کرنتھیوں ۴: ۱ اس مجموعہ کشف آسمانی کا نام بائبل مقُدس ہے۔

بائبل ۶۶ صحیفوں پر مشتمل ہے جو عبرانی اور یونانی زبانوں میں مختلف وقتوں اورجگہوں میں عنقریب چالیس نادر اورملہم ہستیوں کے ہاتھ سے لکھے گئے ۔ جو تعلیم اور الزام اصلاح اور راستبازی میں تربیت کرنے کے لئے فائدہ مند ہیں۔ ۲تمطاؤس ۳: ۱۶ ۔

اس رسالہ میں مکاشفہ کی ابتدا اور ارتقاء اورانتہا پر معقول بحث کی گئی ہے اوراس حقیقت کا برملا اظہار کیا گیاہے کہ سلسلہ نبوت کامنصب اورحق حضرت ابراہیم خلیل اللہ سے حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب کی نسل کو ہی بخشا گیاہے۔ اور وحی آسمانی کی امانت کے لئے صرف بنی اسرائیل ہی مخصوص ہیں۔ اور خاتم النبین کا ظہور بھی اسی موعود نسل سے ہونے والا تھا۔ اور وہ آخری نبی سیدنا عیسیٰ مسیح ہے۔ یوحنا ۶: ۱۴، ۴: ۲۵۔ اسی آخری نبی نے سلسلہ نبوت اور الہام پر یہ کہہ کر مہرُ کردی کہ تمام ہوا۔ یوحنا ۱۹: ۳۰اور جو انتظام

خدا نے زمانوں کے پورا ہونے کا کیا تھا۔ مسیح میں سب چیزوں کا مجموعہ ہو گیا۔" افیسوں ۱: ۹تا ۱۰۔

باب اوّل

سلسلہ نبوت

اگلے زمانے میں خدا نے باپ دادوں سے حصہ بہ حصہ اور طرح بہ طرح نبیوں کی معرفت کلام کرکے اس زمانہ کے آخر میں ہم سے بیٹے کی معرفت کلام کیا۔ عبرانیوں ۱: ۱تا ۲۔ کشف آسمانی کا یہ سلسلہ انسان کی ابتداء کے ساتھ اوراس کے برابر کے عہد کا سلسلہ ہے۔ یہ کہنا کہ بائبل کل کی کتاب ہے۔ نہایت ناواقفی کی دلیل ہے۔ بائبل کا مکاشفہ موسیٰ کے عہد سے ہزارہا سال پیشتر کا ہے۔ اعمال ۳: ۲۰۔ بائبل کا اپنا دعویٰ ہے۔ کہ وہ خدا کا ازلی بھید ہے اورانسانِ اول کی پیدائش کے ساتھ اس کشف کی ابتدا ہوئی اور جن پر وحی آسمانی کا نزول ہوا وہ دنیا کی ابتدا میں بنی آدم کے ہادی اور رہنما قرار دئے گئے۔ اس عہد میں انسان کی اصلی حالت اوراس کی برگشتگی اور گناہ کی علت اور نتائج اور خدا کے رحم کے عارضی انتظام اور وسائل کے استعمال کا بیان ہے۔

نبوت اور الہام کا وہ سلسلہ آدم سے حضرت نوح تک کا زمانہ ہے۔ اور یہ اشاروں اور علامتوں کا عہد ہے۔ اس عہد میں خدا نے انسان کی اوائل عمری کے باعث الہٰی راز اور حقائق کو اشاروں اور علامتوں میں پیش کیا۔ نبوت کا وہ حصہ الہام کی درس گاہ کی ابجد کی پہلی جماعت ہے اور بہت قلیل تعداد کے انسان اس مدرسہ علم الہٰی کے طالب علم تھے اور اس حصہ میں صرف آدم اورہابیل اورحنوک اور نوح کا ذکر قابل غور ہے۔

طوفان نوح کے بعد نبوت کا ایک سلسلہ شروع ہوا۔ اس سلسلہ کا آغاز ایک خاندان کے ابتدائی حالات سے ہوا۔ یعنی خدا نے ایک خاندان کو اپنے لئے مخصوص کیا۔ اس خاندان کا سراور اور سردار ابراہیم ہے۔ جب نوح کی نسل بابل کے بُرج بنانے میں ناکامیاب رہ کر زمین کے ہر حصے میں پراگندہ ہو گئی۔ اور ان کی زبانوں میں اختلاف پڑنے کے باعث وہ لوگ نوح کے خدا کے بھول گئے اور مادی عناصر کی ہر شے کی پرستش اور عبادت بہ نسبت اس خالق کے جو ابد تک خدائے محمود ہے کرنے لگ پڑے۔ اور خدا نے بھی ان کو چھوڑ دیا کہ وہ اپنی اپنی راہ پر چلیں۔اعمال ۱۴: ۱۶۔ ابراہیم کی بلاہٹ اس متروکہ دنیا کی تاریکی کے وقتوں میں ہوئی جبکہ سب لوگ اندھیرے میں ٹٹولتے تھے۔ اس چھوڑی ہوئی دنیا اورجہالت کے زمانے میں ابراہیم کو ایک مشعل قرار دیا گیا۔ ابراہیم کے ساتھ خدا نے بڑے قیمتی وعدے کئے۔ اوراس کو ساری دنیا کے لئے برکت کا باعث بنایا۔

عہدِ ابراہیم میں ختنہ کی رسم کی ابتدا ہوئی۔پیدائش ۱۷: ۹تا ۱۴۔ قربانی کی عبادت کی رسم ابراہیم کو نوح کے عہد سے حاصل ہوئی۔ جو سینہ بہ سینہ نوح کے بیٹے سام کی نسل کے لوگوں کی معرفت ابراہیم کے عہد تک چلی آتی تھی۔ اس لئے ابراہیم اپنی بلاہٹ کے بعد اپنے سارے سفروں میں ہر کہیں عبادت کا مذبح لیتا اورجہاں وہ اپنا ڈیرہ جماتا تھا وہاں قربانی کی رسم کے ساتھ خدا کی عبادت کرتا رہا۔ جو وعدے ابراہیم اوراس کی نسل سے کئے گئے وہ ان لوگوں کی یاد سے جاتے نہ رہے۔ وہ ہمیشہ ان وعدوں کے پورا ہونے کے دنوں کے انتظار میں بیقرار رہے۔ نبوت کا یہ عہد چار سو سال کے عرصہ کا زمانہ ہے۔ اس عرصے میں خدا نے ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کے ساتھ آمنے سامنے اور پردہ غیب اور فرشتوں کی وساطت سے بھی کلام کیا۔ اور نبوت اورالہام کی برکت سے انہیں ایسا غنی اور بے نیاز کیا کہ جو کلام ان کے منہ سے فرمایا گیا ان میں سے ایک بھی زمین پر نہیں گری۔ پیدائش ۱۲: ۱تا ۴۔ ۲۷: ۲۹، ۴۷ پیدائش ۴۹ باب۔ ان چار سو سال کے ایام میں ابراہیم کی برگزیدہ نسل ختنہ

اور قربانی کی رسموں کے علاوہ کسی اور شریعت کی قید اور پابندی نہ تھی۔ مصری غلامی کے دنوں میں تو وہ لوگ قربانی کی عبادت سے بھی محروم تھے۔ اس قسم کی عبادت کے فرض کے ادا کرنے میں وہ سخت مجبور تھے۔ خروج ۸: ۲۶ ۔ اس زمانے میں بنی اسرائیل کے پاس کوئی لکھی ہوئی کتاب یا صحیفہ نہ تھا۔ صرف خدا کے وعدوں کی یاد سینہ بہ سینہ چلی آتی تھی۔ اور لوگ تقلید کے طور پر یہوواہ کا نام لیتے تھے۔ نبوت کے اس حصے کو وعدوں کا زمانہ اور علم الہیٰ اور الہام کی درس گاہ کی پرائمری جماعتوں کا حصہ قرار دیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں ایک خاندان کی برگزیدگی کا بیان ہے۔ اور ابراہیم سے یوسف کی وفات تک لوگوں کا احوال اس عرصے میں پایا جاتا ہے۔ اس عہد کے بعد نبوت کے شرعی عہد کا آغاز ہوا۔ اور اسے موسوی عہد نبوت کہا گیا ہے ۔ اس عہد کا آغاز موسیٰ کی بلاہٹ سے ہوا اور ملاکی نبی میں اس عہد کا خاتمہ ہوا۔ موسیٰ مصری غلامی کے ظلم کے ایام میں معجزانہ طور پر بچایا گیا۔ اور بنی اسرائیل کے دشمنوں کے محلوں پرورش پائی اور کامل تیاری کے ساتھ خدا کی اُمت کی رہائی کا وسیلہ بنا۔ حضرت موسیٰ نے کامل ایمان اور وفاداری کے ساتھ چالیس برس تک بنی اسرائیل کی رہنمائی کی ۔ نبوت کا یہ عہد گیارہ سو سال کے عرصہ کا سلسلہ ہے۔ اس عہد میں موسیٰ کی مانند کوئی اور نبی بنی اسرائیل میں نہ اٹھا ۔ استثنا ۳۴: ۱۰ ۔ اس عہد میں ایک کامل شریعت موسیٰ کی معرفت کوہ سینا پر سے سنادی گئی جسے موسیٰ کی شریعت یا توریت کہا گیا ہے۔ جو پتھر کی لوحوں کے علاوہ مصاحف کی صورت میں تحریر ہوکر بنی اسرائیل کے کاہنوں اورلاویوں کے سپرد ہوئی۔استثنا ۳۱: ۹، ۲۴: ۲۶۔ خروج ۱۷: ۱۴، ۲۴: ۴تا ۷، ۳۴: ۲۷تا ۲۸۔ گنتی ۳۳: ۲۔استثنا ۲۸: ۶۱۔ اور ان کاہنوں اور لاویوں کو حکم ملا کہ اس شریعت کوسارے لوگوں کو سکھائیں ۔ احبار ۱۰: ۱۱ ۔ استثنا ۳۴: ۹ تا ۱۳ ۔ موسیٰ کے بعد سب نبیوں نے ملاکی نبی تک موسیٰ کی شریعت کے ماتحت اوراس کی حمایت میں نبوتیں کیں۔ ملاکی ۴: ۴۔ اس گیارہ سو سال کے عرصہ میں کسی اور شریعت اور آئین الہیٰ کا تذکرہ نہیں

ہے۔سب کچھ موسوی شریعت کے ماتحت تھا۔ توریت شریف کے ساتھ بہت سے صحیفے بطور ضمیمہ کے کشفِ آسمانی کی فہرست میں درج ہیں۔ اس ضمیمہ میں مزامیر اور نبیوں کے سب صحیفے شامل ہیں۔ نبوت کا عہد کئی حوادث سے پُر ہے اور پیشگوئیوں اور آئندہ کی خبروں سے بھرا پڑا ہے۔ اس عہد کے سب لوگ آگے کی طرف دیکھتے تھے۔ اور روحانی آرزوں کے لئے پیاسی ہرنی کی طرح جو میٹھے چشموں کی مشتاق ہو تڑپ اور ترس رہے تھے۔ اس عرصے میں بنی اسرائیل آخری نبی کے لئے دن رات آسمان کی طرف نظر اٹھائے ہوئے تھے۔ یوحنا ۱ : ۱۹ ، ۲۱ ، ۲۵ ، یوحنا ۶ : ۱۴ ۔ اور یہودی قوم کے علاوہ غیر قوم سامری بھی اس حقیقت کے قائل تھے کہ نبی آخر الزماں کی آمد قریب ہے یوحنا ۴: ۲۵ تا ۲۶۔ نبوت کے اس سلسلے میں کمال کی طرف بڑھنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ کشفِ آسمانی کا یہ حصہ الہام کے مکتب میں مڈل اور میٹرک جماعتوں کے برابر ہے۔ اس مکتب میں خدا نے گذشتہ وقتوں اور زمانوں سے بڑھ کر اپنے طالبوں کو نجات کا علم اور ادراک بخشا اور لوگ خدا سے تعلیم پا کر اوپر چڑھنے کی تیاری کررہے تھے ۔ آخر میں نبوت کا دورِ جدید آگیا۔ سلسلہ نبوت کا دور جدید نئے عہد نامہ کے پاک فرشتوں کا زمانہ ہے اور یہ آخری نبی کے ظہور اوراس کے اقوال اور افعال کا زمانہ ہے۔ اس عہد سے پہلے توریت اور سب نبیوں نے یوحنا تک نبوت کی ۔ اوراس کے بعد خدا کی بادشاہت کی بشارت کی خوشخبری کی ابتدا کی تب اس نے یہ کہا کہ وقت پورا ہوگیا ہے اورخدا کی بادشاہت نزدیک آگئی ہے۔ توبہ کرو اورانجیل پر ایمان لاؤ۔ مرقس ۱: ۱۵ ۔ نبوت کا مسیحی عہد الہام کا انتہائی ارتقاء اور وحی آسمانی کی آخری منزل ہے عبرانیوں ۱: ۲۔ اور یہ عہدِ سلسلہ قدیم کا کمال اور خاتم ہے اور خدا نے مسیح میں ہوکے لوگوں سے کلام کیا۔اوراس کے حواری بھی اس کلام کے ماتحت اسی سے الہام پا کر کلام کرتے اور خدا کی مرضی کا اظہار کرتے تھے ۔ گلتیوں ۱: ۱۱ تا ۱۲ ۔ ۲ پطرس ۱: ۲۱۔ آخر مسیح کے حواریوں نے اس سارے سلسلہ الہام پر مہر کردی ۔ مکاشفہ ۲۲: ۱۸ تا ۱۹ ۔ اور دنیا کے ایمان کی آزمائش کے لئے

سیدنا مسیح کی دوسری آمد تک چھوٹے نبیوں کے لئے میدان خالی چھوڑ گئے ۔متی ۷: ۱۵ ، ۲۴: ۲۴تا ۲۵۔ ۲کرنتھیوں ۱۱: ۱۳تا ۱۵۔ نبوت کا یہ حصہ انجیلی بشارت کا عہد اور وحی آسمانی کا کالج او رکمال ہے جس میں الہیٰ مکتب کے کامل استاد نے وہ تعلیم دی جس سے فاضل یہودی دنگ اور حیران رہ گئے اورانہوں نے اقبال کرلیا کہ مسیح کا کلام بے مثل اور بے نظیر کلام ہے۔ یہ حصہ الہام کی انتہائی حد اور نجات کی ڈگری کی جگہ ہے۔

باب دوم

عہدہ نبوت

نبوت اور الہام کا منصب خدا کی طرَف سے ایک افضل انعام ہے۔ قبل از طوفانِ نوح ہم خاص دو شخصوں کو اس منصب پر ممتاز پاتے ہیں اور دونوں کے حق میں یہ لکھا ہے کہ وہ خدا کے ساتھ ساتھ چلتے تھے۔ پیدائش ۵: ۲۲، ۶: ۹۔ پہلا شخص آدم کی ساتویں پشت سے حنوک نبی تھا۔ اس مردِ خدا کے حق میں توریت شریف میں صرف اتنا بیان آیا ہے کہ وہ عمر بھر خدا کی رفاقت میں رہا اور تین سو برس نبوت کی خدمت بجالا کر اس دنیا سے غائب ہو گیا۔ پیدائش ۵: ۲۵۔ حضرت حنوک کے بارے میں ایک اور بیان انجیل شریف میں اسی طرح آیا ہے کہ اس نے نبی آخرالزمان کی جلالی آمد کی خبر دی۔ اور یہ فرمایا کہ دیکھو وہ لاکھوں مقدسوں کے ساتھ آتا ہے۔ یہوداہ ۱: ۱۴ آیت دوسرا شخص حضرت نوح نبی ہے جو آدم کی دسویں پشت سے پیدا ہوا۔ انسان کی بدی کے انتہائی دور میں خدا کی طرف سے اس نبی کو بلاہٹ ملی اوراس نے ۱۲۰ برس تک بدکار دنیا میں منادی کی ۔ اور خدا کے غضب کے اشتہار کے ساتھ خدا کے فضل اور رحمت کے وسیلے کو بھی پیش کیا۔ اس نے اپنی نبوت کے دنوں میں ایک کشتی تیار کی جس میں اس بدکار زمانے میں صرف نوح ہی کا خاندان داخل ہو کر طوفان سے بچ نکلا۔ اور نوح طوفان کے بعد ۳۵۰ برس زندہ رہا۔ ان آخری دنوں میں نوح کی نبوت کا بہت تھوڑا بیان توریت میں ملتا ہے۔ اور وہ اس کے تینوں بیٹوں کے حق میں اس کا آخری پیغام ہے جو دنیا کے آخر تک قائم رہیگا۔ اور وہ بیان بائبل کی صداقت پر الہیٰ مہر ہے۔ پیدائش ۹: ۲۵تا ۲۷۔ نوح کی وفات کے بعد نئی اور تاریک دنیا میں نبوت کا عہدہ سام کی نسل سے حضرت ابراہیم کو پہنچا اوراس نے ۷۵ برس کی عمر میں اس منصب کو حاصل کیا۔اس سے پہلے وہ ملک ارام میں اپنے بُت پرست خاندان میں بسر اوقات کرتا تھا۔ ابراہیم کی اوائل عمری کے حالات بہت کم روشنی میں آئے ہیں۔ اور جو قصے اور فسانے اس کے حالات کے ساتھ منسوب کئے جاتے ہیں وہ ناقابل اعتبار نہیں اوروہ بیانات الہامی بیان سے مطابقت نہیں رکھتے اورجو حالات توریت شریف میں الہام سے حاصل ہوئے ۔ انہی پراعتبار اور وثوق قائم کیا جاسکتا ہے۔ ابراہیم اوراس کے خاندان اور برگزیدہ نسل کے حالات بائبل کی پہلی کتاب مسمی بہ پیدائش کے بارہویں باب سے شروع ہوتے ہیں ۔ یہ شخص ۸۶ برس کی عمر تک بے اولادرہا۔ اوراس عمر میں اس کی بیوی سائرہ کی کنیزہ حاجرہ سے ایک لڑکا ابراہیم کی صلب سے پیدا ہوا اوراس کا نام اسماعیل رکھا گیا۔ اسماعیل کی پیدائش جسمانی تدبیر اور انسانی مشورت سے ہوئی ۔ اس لئے یہ تجویز ابراہیم کے خاندان کے حق میں مفید ثابت نہ ہوئی ۔ بلکہ اس ناقص تجویز کے باعث ابراہیم کے خاندان میں پھوٹ اور نااتفاقی پیدا ہو گئی ۔آخر خدا کے حکم اور اجازت سے سائرہ کی باندی ہاجرہ اور اس کا بیٹا ابراہیم کے گھر سے نکال دئے گئے ۔ اور ابراہیم کا موعود بیٹا اسحاق جو اس کی ۱۰۰ برس کی عمر میں حضرت سائرہ سے پیدا ہوا۔ ابراہیم کی سب چیزوں کا وارث بنا۔ اسحاق کی پیدائش کے وقت سائرہ کی عمر ۹۰ برس کی تھی۔ اس عمر میں عورتوں کی معمولی عادت نابود ہوجاتی ہے اور سائرہ کا بھی یہی حال تھا۔ اس صورت میں اسحاق موعود کی پیدائش معجزانہ تھی۔ اور وہ ابراہیم کے بعد سلسلہ نبوت کا ولی عہد مقرر ہوا۔ پیدائش ۱۷: ۱۹تا ۲۱۔ ۲۱: ۱۲۔ اسحاق کی سوختنی قربانی سے خدا نے ابراہیم کے ایمان کی آزمائش کی اور وہ آزمائش میں کامل نکلا اور ۱۷۵ برس کی عمر پا کر ابراہیم

نے رحلت فرمائی ۔ اور نبوت کی خلافت کا رتبہ اپنے موعود فرزند اسحاق کو سونپ گئے۔ اور
نبوت کی گدی ہمیشہ کے لئے اسحاق کی برگزیدہ نسل کی میراث ہوگئی ۔ اور ابراہیم نے اپنا
تمام مال اورمتاع بھی اسحاق کو دے دیا۔ پیدائش ۲۵: ۵تا ۱۱ ۔ اسحاق نہایت سعادت مند
انسان اور مردِ خدا تھا۔ اورخدا کے وعدوں پر اسے پورا بھروسہ اور اعتماد تھا۔ وہ اپنی تمام حیات
کے دنوں میں خدا کی ہدایت پر چلتے رہے۔ اور خدا نے ابراہیم کی طرح اس کے ساتھ بھی بڑے
قیمتی وعدے کئے اور زمین کی ساری نسلوں کے لئے اس کو برکت کا باعث ٹھہرایا ۔ پیدائش
۲۶: ۳تا ۵، ۲۴: ۲۵۔ اسحاق نے اپنے جیتے جی اپنے بیٹے یعقوب کو برکت دی اوراسے حق
وراثت کا شرف بخشا۔ حضرت ابراہیم کی طرح اسحاق کے بھی دو فرزند تھے ۔ جو ربقہ کے بطن
سے توام تولد ہوئے اور اسحاق کے پلوٹھے کا نام عیساؤ تھا۔ عیساؤ نے روحانی نعمتوں کی قدر نہ
کی جس کے باعث وہ روحانی حق وراثت سے محروم رکھا گیا۔ اور پلوٹھے ہونے کے حق سے
گرادیا گیا۔ اور حضرت یعقوب برگزیدگی کے طفیل اپنے آباؤ اجداد کی نبوت کی گدی پر قائم
ہوگیا۔ اور الہامِ نبوت کے جلیل عہدہ پر ممتاز کیا گیا یعقوب کی ساری حیات میں خدا اس کے
ساتھ رہا۔ اوراسے بڑی برکت دی۔ اوراس کے ساتھ بھی اس کے باپ اور دادا کی طرح بڑے
بڑے وعدے کئے ۔ اس کو اسرائیل کا خطاب ملا۔ اور وہ ایک بڑی امت کا باپ بنا۔ اور اس کی
نسل سے انبیاء کا ظہور ہوا۔ اس نے اپنی وفات سے پہلے خدا سے الہام پا کر اپنے بیٹوں کے حق
میں وہ باتیں بیان کیں جو دنیا کے آخر تک سب پشتوں اور ہر زمانے میں پوری ہوتی آئی ہیں ۔
اور کئی ایک باتیں ایسی ہیں جو ہنوز ظہور میں آنے والی ہیں ۔ پیدائش ۴۹ باب ۔ بوقت
وفاتِ حضرت یعقوب ملک مصر میں مسافر تھے اور آخر ۱۴۷ برس کی عمر پا کر اس دارِفانی سے
کوچ کیا اور اپنی اولاد کو اپنے عزیز بیٹے یوسف کے سپرد کر گئے ۔ اور حضرت یوسف نے بھی
دیر تک مصر میں حکمران رہ کر ۱۱۰ دس برس کی عمر میں اپنے باپ دادوں کی راہ اختیار کی
اور وفات پاگئے ۔ یوسف کی وفات کے بعد بنی اسرائیل کئی پشتوں تک مصر میں رویا
اورہدایت آسمانی کے بغیر رہے۔ اس عرصے میں بنی اسرائیل مصری غلامی کی آگ میں جھونکے
گئے ۔ آخر خدا نے ان کے دکھوں کو یاد کیا ۔ اور حضرت موسیٰ کو ان کی رہائی کا وسیلہ بنایا جو
بڑی تیاری کے ساتھ نبی کے عہدہ پر بحال کیا گیا اورچالیس سال نبوت کا کام کرتا رہا۔ حضرت
موسیٰ اسی برس کی عمر میں عہدہ نبوت پر مقرر ہوا۔ اوران کی معرفت کوہِ طور پر ایک کامل
شریعت بنی اسرائیل کو دیگئی اور حضرت موسیٰ نے خدا سے الہام پا کر ایک بڑا اہم کام انجام دیا
اور دنیا کی ابتدا سے اپنی وفات تک حالات کو قلمبند کیا۔ اس مجموعہ الہامات کا نام توریت
شریف ہے۔ اپنی عمر کے آخری چالیس سال حضرت موسیٰ خدا اور بنی اسرائیل کے درمیان
وکالت اور شفاعت کے کام میں لگا رہا۔ اوراپنی حین حیات ہی میں یشوع بن نون کو اپنا جانشین
مقرر کرکے اور کوہِ پسگاہ پر سے ملک موعود کا نظارہ پا کر اپنے آباؤ اجداد میں جاملے۔ استثنا
۳۴: ۵۔ یشوع بن نون کا تقرر اور مخصوصیت الیفر کاہن اور بنی اسرائیل کی ساری جماعت
کے روبرو حضرت موسیٰ کے ہاتھ رکھنے سے ہوئی اور موسیٰ نے یشوع کی تقرری کے وقت خدا
کے حکم اور ارشاد کے مطابق ایک ضروری اورمناسب وصیت بھی کی تا کہ وہ اپنے عہدہ نبوت
کی ذمہ داری کو وفاداری سے پورا کرے ۔ گنتی ۲۷: ۱۹ تا ۲۷۔ یشوع نے ۲۶ سال تک
نبوت کا کام انجام دیا اورملک کنعان کی فتح اور تقسیم کے بعد سکم میں بنی اسرائیل کو آخری
نصیحت فرما کر دنیا کو چھوڑ گئے۔اس کی ساری عمر ۱۱۰ برس کی تھی ۔ یشوع ۲۴: ۲۹۔
یشوع کی وفات سے ملاکی نبی تک قریباً ایک ہزار سال کا عرصہ ہے۔ اس عرصے میں بنی
اسرائیل کے درمیان بہت سے نبی یکے بعد دیگرے مبعوث ہوتے رہے۔ اوراپنے اپنے عہدہ
نبوت میں بڑی سرگرمی اور وفاداری سے خدا کے پاک پیغام بنی اسرائیل کو دیتے رہے۔ اور
بعض موقعے ایک ہی وقت میں بہت سے نبی اکٹھے اورہم عصر رہے اوریہوداہ اور بنی اسرائیل
کی سلطنتوں میں علیحدہ علیحدہ نبوت کرتے رہے ۔ ان نبیوں میں سے بعض کی کتابیں بعد
تحقیق کے الہامی سلسلے میں شامل ہیں اور کئی ایک کی نبوتیں بنی اسرائیل اور یہوداہ کے

بادشاہوں کی الہامی تاریخ میں درج ہیں اور ان تاریخ کی کتابوں کو بھی ان میں سے بعض نبیوں ہی نے خدا سے الہام پا کر لکھا۔ نبیوں کے اس بڑے سلسلے میں داؤد اور سلیمان بادشاہت کے منصب پر بھی ممتاز تھے۔ حضرت داؤد کی نبوت کا الہامی مجموعہ مزامیر کی کتاب ہے اور حضرت سلیمان کے نوشتے بھی خدا کی ازلی دانش اور حکمت کے جواہر ریزے ہیں۔ ملاکی نبی کی وفات کے بعد عنقریب ۴۰۰ سو سال تک بنی اسرائیل میں الہام اور کشفِ آسمانی کا سلسلہ بند رہا اور نبوت کے فیض اور انعام سے بنی اسرائیل محروم ہے۔ اس عرصہ میں بنی اسرائیل فارسی حکومت سے نکل کر یونانیوں اور رومیوں کی حراست میں تھے۔ گو اس عرصہ میں بنی اسرائیل غیر اقوام سے سخت ستائے گئے تو بھی وہ نبوت کے دور جدید کے دنوں کے انتظار میں بڑے بیقرار تھے۔ اور آسمان کی طرف آنکھیں اٹھائے ہوئے آخری نبی کا انتظار کرتے تھے۔ لوقا ۱۰: ۳۴۔ اس عرصہ کے آخری دنوں میں ایک ایسا شخص یہودیہ کے بیابان میں اُٹھ کھڑا ہوا۔ جس کی نسبت بعضوں نے گمان کیا کہ وہ مسیح موعود اور آخری نبی ہے۔ مگر اس نے خود اپنے حق میں یہ گواہی دی کہ میں اس کے آگے بھیجا گیا ہوں۔ اور کُتبِ مقُدسہ کے الہامی پیغام کے مطابق اس کا ایک رسول اور بیابان میں پکارنے والے کی آواز ہوں یہ شخص نبوت کے دور قدیم کا خاتمہ اور نبوت کے دور جدید کی تمہید قرار دیا گیا۔ یہ زکریا کاہن کا اکلوتا بیٹا اور ہارون کی نسل سے تھا۔ اس شخص کی نسبت سیدنا مسیح کی یہ گواہی ہے کہ توریت اور سب نبیوں نے یوحنا تک نبوت کی۔ متی ۱۱: ۱۱ یہ نبوت کے عہد قدیم کے سب نبیوں سے افضل مانا گیا۔ متی ۱۱: ۱۳ اور جبرائیل کے قول کے مطابق اس نے اپنی نبوت کے ایام میں آخری نبی کے لئے ایک بڑی جماعت تیار کی۔ لوقا ۱: ۱۶ اس کا نام یوحنا بپتسمہ دینے والا ہے۔

نبوت کے دورِ جدید میں یوحنا بن زکریا اور ایلیاہ نبی کا مثیل تھا اور مسیح موعود کے آگے راہ تیار کرنے کے لئے خدا کی طرف سے نبوت کے جلیل منصب پر ممتاز ہوا۔ وہ مسیح کے حق میں یہ گواہی دے کر کہ وہ مسیح موعود اور نبی آخر الزمان ہے ایک ادومی حاکم ہیرودیس کے حکم سے قتل ہو گیا۔ اور یوحنا کے قتل کے بعد اس کے سب پیرو مسیح کے دربار میں حاضر ہو گئے۔ اور اپنے استاد کی گواہی کے مطابق سیدنا مسیح کے مسیح موعود ہونے کے قائل ہو کر اس کی تعلیم اور کاموں کے آگے جھک گئے۔ اور انہوں نے اقرار کیا اور ایمان لائے۔ کہ سیدنا مسیح مسیح موعود اور آخری نبی ہے۔ بائبل کے سارے سلسلے میں نبوت کا کمال اور خادم سیدنا مسیح ہے۔ وہ پیدائشی مسیح اور نبی ہے اور سب انبیاء سے قدیم ہے۔ یوحنا ۸: ۵۸ اور ازل سے اس عہدہ نبوت کے لئے خدا کا ممسوع ہے۔ یسعیاہ ۶۱: ۱ تا ۲۔ اور سلسلہ قدیم کے سب نبیوں نے اس سے الہام حاصل کیا۔ ۱ پطرس ۱: ۱۰ تا ۱۱۔ اور خدا کا کلام اس کے منہ میں تھا۔ استثنا ۱۸: ۱۵ تا ۱۹۔ یوحنا ۷: ۱۶-۸: ۲۸-۱۲: ۴۹-۱۴: ۱۰ تا ۲۴۔

اور جو پردہ پرانے عہد نامہ کے پڑھتے وقت لوگوں کے دلوں پر پڑا رہتا تھا۔ وہ مسیح کی نبوت کے کمال میں اٹھ گیا۔ ۲ کرنتھیوں ۳: ۱۵ تا ۱۶۔ افسیوں ۳: ۱ تا ۵۔ سیدنا مسیح کے صعود کے بعد اس کے مقُدس حواری اس سے الہام پا کر اس کے کلام کو روح القدس کی تحریک سے پیش کرتے تھے۔ ۲ پطرس ۱: ۲۱۔ اور جس طرح نبوت کے دورِ قدیم میں سب نبی موسوی عہد کے ماتحت نبوت کرتے تھے۔ اسی طرح نبوت کے مسیحی دور میں مسیح کے حواری اور ان کے علاوہ اور لوگ بھی عیسوی نبوت کے کمال کے زیر سایہ نبوت کی خدمت انجام دیتے تھے۔ اعمال ۱۱: ۲۷ تا ۲۸۔ افسیوں ۴: ۱۱۔ اعمال ۱۳: ۱-۲ ۱ رومیوں ۱۲: ۶ کرنتھیوں ۱۴: ۱۔ اور آخری مقدس حواریوں کی موت کے ساتھ عہدہ نبوت کا بھی خاتمہ ہو گیا۔ اور ہمیشہ کے لئے حکم آ گیا کہ اب نبوت ختم ہے۔ مکاشفہ ۲۲: ۱۸ تا ۱۹۔

باب سوم

نبی آخری الزمان کے حق میں پیشگوئیاں

توریت اور نبیوں کی کتابوں میں جو خبریں آخری نبی کے حق میں آئی ہیں ان کے مفصل بیان کے لئے ایک ضخیم کتاب درکار ہے۔ان میں بعض خبریں علامتوں اور پیش نشانیوں کے طور پر مقدس نوشتوں میں پائی جاتی ہیں قربانی کی رسم ونوح کی کشتی ۔ بیابان میں من کا برسنا چٹان سے پانی کا نکلنا۔ فسح کا برہ، بادل کا ستون، سات شمعدان یہودی مقدس پیتل کا سانپ وغیرہ سب آنے والی حقیقتوں کی علامتیں او رپیش نشانیاں تھیں۔اور بعض پیشگوئیوں کی صورت میں کلام اللہ کے متن میں موجود ہیں اور نبی آخرالزمان کے حسب نسب اور پیدائش اور اس کے اقوال اورافعال کے متعلق صاف اور صریح خبریں ہیں۔ اور وہ ایسی روشن اور نمایاں نبوتیں ہیں جو مزید تاویل اور تشریح کی محتاج نہیں آدم اور نوح اور ابراہیم اوراس کی نسل سے جوعدہ کئے گئے ۔ اور جن کا نمایاں صریح بیان توریت شریف میں پایاجاتاہے۔ان سب کا تعلق آخری نبی یا مسیح موعود کے ساتھ ہے۔ دیکھو پیدائش ۳: ۱۵، ۹: ۲۷، ۱۲: ۱تا۳۔ ۱۲: ۱۸، ۲۶: ۴، ۲۸: ۱۴، ۴۹: ۱۰، ۲۱: ۱۲ وغیرہ۔

حضرت موسیٰ نے نبی آخر الزماں کے حق میں یہ خبردی کہ وہ میری مانند ایک نبی ہوگا۔ اور خدا کا کلام اس کے منہ میں ہوگا۔ اور اس کا منکر اور جو اس سے منحرف ہوگا وہ ہلاک کیا جائیگا۔ استثنا ۱۸: ۱۵ تا ۱۹ ۔موسیٰ سے یحییٰ تک سب نبیوں نے مسیح کے حق میں نبوتیں کیں متی ۱۱: ۱۳ ۔ اور جیسا نبیوں نے پیشتر مسیح کے حق میں خبریں دیں بعینہ اسی طرح پوری ہوئیں۔ لوقا ۲۴: ۲۷، ۴۴ ۔آخری نبی کی پیدائش کی جگہ اور معجزانہ تولد کا بیان میکاہ اور یسعیاہ نبی نے اپنی نبوتوں میں کیاہے ۔ میکاہ ۵: ۲۔ یسعیاہ ۷: ۱۴ ۔ یسعیاہ نبی نے مسیح کے کمال کو اس طرح پیش کیا ہے کہ ہمارے لئے ایک لڑکا تولد ہوتا ہے اور ہم کو ایک بیٹا بخشا گیاہے اور سلطنت اس کے کندھے پر ہوگی اوراس کا نام عجیب مشیر خدا کے قادر ابدیت کا باپ سلامتی کا شہزادہ ہے۔ یسعیاہ ۹: ۵تا ۶ ۔ لڑکا تولد سے تعلق رکھتاہے۔ یہ مسیح کی انسانیت کا بیان ہے۔ بیٹا بخشا گیاہے بیٹا ازلی مولود ہے۔ یہ بیان مسیح کی الوہیت سے تعلق رکھتاہے۔ مسیح کے کاموں اور اس کے دکھوں کا بیان حضرت داؤد نے زبور میں اور یسعیاہ اور زکریا اور دانی ایل نے کیا ہے ۔ وہ مسیح ناصری ابن مریم کے سوا کسی اور شخص پر عائد نہیں ہوسکتا اور نہ ہی دنیا کی کوئی تاریخ کسی اورایسے شخص کا پتہ دیتی ہے جس پر یہ حادثہ واقع ہوا ہو۔ یسعیاہ ۵۳ باب زبور ۲۲ دانی ایل ۹: ۲۴تا ۲۷۔ زکریا ۱۳: ۷۔یسعیاہ نبی کو یہودی عہد کا انجیلی مبشر کہا گیاہے۔اس نے مسیح موعود کو ایسے طور سے پیش کیا ہے کہ وہ گناہ کےفدیہ میں موت کے گھاٹ اتارا گیا۔ مسیح موعود یاآخری نبی کی تمام سوانح حیات کُتبِ عہد عتیق میں پائی جاتی ہے۔ اور سیدنا مسیح نے اپنے جی اٹھنے کے بعد اپنے حواریوں کے سامنے تمام پاک نوشتوں کی تفسیر اور تشریح کردی اوران پر یہ ظاہر کردیا کہ کشفِ آسمانی کا سارا بیان میرے حق میں لکھا گیا تھا۔ لوقا ۲۴: ۲۷، ۴۵، ۴۷۔ اوراپنی موت سے پہلے بھی سیدنا مسیح نے کئی دفعہ یہودی عالموں اور اپنے حواریوں اور سب پیروؤں کو علانیہ کہہ دیا تھا کہ موسیٰ اور سب نبیوں نے میرے حق میں خبریں دی ہیں۔ یوحنا ۵: ۴۵تا ۴۶۔ اورایسا ہی مسیح کے حواریوں نے بھی اس کے صعود کے بعد دنیا کے سامنے یہ گواہی دی کہ یہودی کُتب مقُدسہ کا سارا بیان مسیح کے حق میں ہے۔ اعمال ۳: ۲۰تا ۲۱۔ اعمال ۱۰: ۴۳۔ ۱پطرس ۱: ۹ تا ۱۱ ۔ اورانہوں نے خود اسی یقین کے ساتھ مسیح ناصری کو نبی آخری الزماں مان کر قبول کیا تھا۔ یوحنا ۱: ۴۵۔ توریت اور نبیوں کی ان خبروں کو بعض محمدی عالموں نے حضرت محمد عربی پر عائد کرنے کی ہر ممکن کوشش کی ۔مگراس بحث میں علمائے محمدیہ نے سخت ندامت اٹھائی اور بڑی شکست کھا کر خاموش رہ گئے ۔ اورانجیل میں مسیح کے یہ الفاظ پڑھ کر مسلمان بڑے خوش ہوئے کہ دنیا کا سردار آتا ہے۔ یوحنا ۱۴: ۳۔مگر جب ان کو معلوم ہوا کہ یہ خبر

شیطان کے بارے میں ہے تو چپ کر گئے۔ یوحنا ۱۲: ۳۱۔آخری نبی کی خبروں کے متعلق مسلمان عالموں کی ملمع سازیوں کی حقیقت بے نقاب ہوگئی ۔ اور اس بحث کا نہایت عمدہ نتیجہ نکلا کہ یہودیوں اور مسیحیوں کی کتابوں میں محمد صاحب کا نام اور نشان بھی نہیں ہے۔ محمد صاحب سے چھ صدیاں پہلے سیدنا مسیح کا اپنا دعویٰ ہے کہ توریت اور نبیوں کا سابقہ سارا بیان میرے حق میں ہے۔ اور آئندہ کے لئے اس کا تاکیدی فرمان ہے کے جھوٹے نبیوں سے خبردار رہنا۔ متی ۷: ۱۵ ۔ مسیح کے قول کی صداقت کے سامنے کسی اور انسان کا کیا اعتبار ہے کیونکہ وہی صادق القول اور سچا گواہ ہے ۔ مکاشفہ ۱: ۵، ۳: ۱۴۔ ۱۹: ۱۱، ۲۲: ۶ اوراس کے مقدس حواریوں نےاس کے اس سچے قول کی تصدیق میں یہودی قوم کے سرداروں کے سامنے اس حقیقت کا علانیہ اقرار اور اظہار کیا کہ مسیح ناصری ہی خاتم النبین ہے ۔ اعمال ۳: ۲ اعمال ۱۰: ۴۲۔ ۱ پطرس ۱: ۹تا ۱۱۔ پس ہماری تحقیق نے ہمیں مجبور کیا ہے کہ ہم دنیا میں اس بات کا علانیہ اظہار کریں کہ توریت اور نبیوں اور انجیل مقدس میں سیدنا مسیح اوراس کے حواریوں کے بعد کسی سچے نبی کی آمد کی کوئی خبر نہیں ہے۔ اس لئے مسیح اوراس کے حواریوں کے بعد کسی کا دعویٰ نبوت حق اور قابلِ وثوق نہیں ہے پس ساری باتوں کو آزماؤ اور بہتر کو اختیار کرو۔(۱ تھسلنکیوں ۵: ۲۱)۔

باب چہارم
نبی آخری الزماں کے ظہور کا زمانہ

آخری نبی کے ظہور کے وقت اور زمانہ کے بارے میں بھی توریت اور نبیوں کی کتابوں میں صاف صاف اور صریح بیان پایا جاتا ہے۔ اس مضمون کے متعلق پہلی خبر توریت شریف کے پہلے صحیفے میں اس طرح آئی ہے کہ درمیان سے جاتا رہیگا ۔جب تک شیلاع نہ آئے۔ اور قومیں اس کے پاس اکٹھی ہوں گی ۔ پیدائش ۴۹: ۱۰ عبرانی زبان میں شیلاع مسیح موعود کا ایک لقب ہے۔ اور ساری دنیا کے یہودی ہر زمانہ اس اعتقاد میں متفق ہیں۔ کہ اس آیت میں مسیح موعود کی جو یہودیوں کا آخری نبی ہے آمد کی خبر ہے۔ اس خبر میں یہ بتلایا گیا ہے ۔ کہ یعقوب کے بیٹے یہوداہ کی سلطنت مسیح کی آمد سے پہلے جاتی رہے گی اور مسیح کی آمد کے وقت یہودی قوم دوسری قوموں کی خراج گزار ہو گی ۔ اور ان کے پاس صرف برائے نام حکومت رہ جائے گی ۔ یہوداہ کے گھرانے میں سلطنت داؤد کے وقت سے شروع ہوئی ۔ اور بابل کے بادشاہ نبوکد نصر کی سلطنت کے آٹھویں برس ۶۰۶ قبل مسیح میں یہودی سلطنت کا زور اور اقبال ٹوٹ گیا۔اور ساڑھے چار سو سال تک یہودی سلطنت ملک موعود میں قائم اور بحال رہی ۔اور ستر برس کی اسیری کے بعد اس سلطنت کو پھر کبھی وہ عروج حاصل نہ ہوسکا جو اسرائیل کو اسیری سے پہلے حاصل تھا۔ اسیری سےواپسی کے بعد فارسیوں اور یونانیوں اور رومیوں کے عہد میں صرف حاکم ان کے پاؤں کے درمیان برائے نام حکمران تھے اورملک موعود رعایا کے طور پر دیگر اقوام کی نئی آبادی بن چکی تھی۔ اور سیدنا مسیح کی پیدائش کے وقت قیصر روم کی طرف سے یہودی قوم کو صرف حق نوآبادیات ہی حاصل تھا۔ اور ایک ادومی حاکم ہیرودیس نامی یہودیوں کا برائے نام بادشاہ تھا۔ جوظاہر میں یہودی اور رباطن میں

بے ایمان تھا۔ اس پیشین گوئی کے مطابق آخری نبی کا ظہور قیصران روم کے زمانے میں ہوچکا تھا۔

دوسری خبر نبی آخرالزماں کے ظہور کے وقت کی شاہ بابل نبوکدنظر کے خواب کی تعمیر میں بتلائی جاچکی ہے۔ بادشاہ کے خواب کی تعبیر دانی ایل نبی نے خدا سے الہام پاکر شاہی دربار میں کی۔ جس کے باعث دانی ایل نبی حکماء بابل میں اول درجہ کا حاکم مقرر کیا گیا۔

اس خواب کی تعبیر میں خدا نے دانی ایل نبی کی معرفت یہ خبردی کہ سلطنت بابل کا اقبال اور حشمت اور زور مٹنے والا ہے اور فارسی سلطنت بابل کے بعد دنیا میں پھیل جائے گی۔ اور فارسیوں کے بعد یونانی قوم دنیا میں حکمران ہوگی۔ اور اس کے بعد روم کا ستارہ اقبال آفتاب نصف النہار کی طرح چمکیگا۔ اور رومی حشمت اور عروج کے ایام خدا کی بادشاہت کا نمود ہوگا۔ اور تھوڑے ہی عرصہ کے اندر سلطنت روم کو جڑ بنیاد سے اکھاڑ کر دنیا سے ان کا نام ونشان مٹادے گی۔ اور خود ساری دنیا میں پھیل جائے گی۔ اور وہی تاابد قائم رہے گی۔ دانی ایل ۲: ۴۴تا ۴۵۔

یہ پیشین گوئی مزید تاویل کی محتاج نہیں۔ دنیا کی تاریخ شاہد ہے کہ یہ چار سلطنتیں یکے بعد دیگرے دنیا میں برپا ہوئیں۔ اور ایک دوسری کے بعد دنیا سے مٹ گئیں۔ اور مسیح کی آمد اور اس کی بادشاہت کے عروج کی تاب نہ لاکر ساری سلطنتوں کا صفایا ہوگیا۔ سلطنت بابل ۶۰۶ قبل مسیح میں بڑے عروج پر تھی۔ اور اس کے چھ سو برس بعد رومی سلطنت ساری معلومہ دنیا پر حکمران تھی۔ اور تیسری صدی مسیحی میں روم کی بڑی سلطنت کا شیرازہ بکھر گیا۔ اور کھلیان کی بھوسی کی مانند ہوا میں اڑ گئی۔ اور پھر اس کا پتہ نہ ملا۔ دانی ایل ۲: ۳۴تا ۳۵۔

تیسری مشہور خبر آخری نبی کی آمد کے مقررہ وقت کے بارے میں دانی ایل ۹: ۲۴تا ۲۷ میں ہے۔ بابل کی اسیری کے آخری ایام میں جب حضرت دانی ایل اپنی قوم بنی اسرائیل کے گناہوں اور خطاکاریوں کے اقرار کے ساتھ ان کی رہائی اور آبائی اقبال کی بحالی کے لئے دعا میں لگا ہوا تھا۔ تو اس کی دعا کے جواب کے لئے جبرئیل فرشتے کو خدا نے دانی ایل نبی کے پاس بھیجا۔

جبرئیل خدا کی حضوری کا پاک فرشتہ ہے۔ اور خدا اور انسان کے درمیان پیغام رساں ہے۔ لوقا ۱: ۱۹ جبرئیل نے بحکم باری تعالیٰ دانی ایل نبی کو مسیح کی آمد کا ایک ایسا صاف حساب بتلایا۔ جس کے مطابق مسیح کی صلیبی موت تک ۴۹۰ برس کا عرصہ بنتا ہے۔ اور وہ ستر ہفتوں کا حساب ہے۔ دانی ایل ۹: ۲۴تا ۲۷۔ ۴۵۷قبل مسیح میں یروشلیم کے دوبارہ تعمیر کا حکم نکلا۔ اور ۳۴ء میں مسیح کی موت واقع ہوئی۔

اس نبوت میں پہلے سات ہفتے جو ۴۹ سال کا عرصہ ہے۔ ۴۰۸ قبل مسیح میں ختم ہوا۔ اس عرصہ میں عزرا اور نحمیاہ نے شہر یروشلیم کی تعمیر کے کام کو تمام کیا۔ اور اپنی قوم کی مناسب اصلاحیں کیں۔ اور دوسرا عرصہ ۶۲ ہفتوں یعنی ۴۳۴سال کا زمانہ ہے۔ اور ۲۷ء میں ختم ہوتا ہے۔ اس عرصہ میں دانی ایل نبی کی دیگر رویتوں کے مطابق یہودی قوم یونانی بادشاہوں کے عہد میں انتہائی ظلم اور ایذا کا شکار رہی۔

تیسرا عرصہ ایک ہفتے کا قلیل زمانہ ہے۔ اور سات سال کا عرصہ ہے۔ اور سیدنا مسیح کی زمینی زندگی کے آخری ایام سے تعلق رکھتا ہے۔ اور ۳۴ء میں انجام پاتا ہے۔ اس ہفتے میں بدکاریوں کی بابت کفارہ کیا گیا ہے اور ابدی راست بازی قائم کی گئی۔ اور اس نبوت اور رویت پر مہر کی گئی۔ دانی ایل ۹: ۲۷۔

اس نبوت اور الہامی تفسیر اور تاویل کے مطابق خاتم النبین کا ظہور قیصر اگستس کے عہد میں ہونا چاہیے۔ اور ٹھیک جس وقت سیدنا مسیح یہوداہ کے شہر بیت الحم میں پیدا ہوئے۔ اس وقت روم کا قیصر اگستس ہی ساری رومی دنیا کا شہنشاہ تھا۔ لوقا ۲: ۱تا ۱۱۔

حضرت دانی ایل کی کتاب کی نبوت اور رویتوں کے مطابق حجی اور زکریا اور ملاکی نبی کے وقتوں میں مسیح کی انتظاری میں یہودی قوم بڑی بے صبر اور بے قرار ہو رہی تھی۔ خدا نے

صاف طور پر ان نبیوں کی معرفت اس امت کو یہ تسلی دی کہ طلوعِ آفتاب کا وقت قریب ہے۔ اور ساری قوموں کی مرغوب چیزیں میسر ہونے والی ہیں۔ اور وہ عہد کا رسول اپنی ہیکل میں ناگہاں آنے والا ہے اور ایلیاہ نبی کا مثیل بھی بہت جلد اس کے آگے راہ تیار کرنے کے لئے آرہا ہے۔ اوراس کی آواز بیابان میں سنائی دیتی ہے۔ یسعیاہ ۴۰: ۱تا۳۔ حجی ۴: ۷۔ ملاکی ۴: ۲تا۵۔

آخری خبر نبی آخر الزمان کے ظہور کے وقت عہدِ عتیق کی آخری کتاب ملاکی نبی کے ۴: ۵تا۶ میں پائی جاتی ہے۔ ملاکی نبی کا زمانہ یہودی قوم کے لئے بڑی بے صبری اور بے قراری کا زمانہ تھا۔ ان دنوں ہنوز فارسی بادشاہوں کا عہدِ معدلت تھا اور یہودی نبوت کا دور قدیم قریب الاختتام تھا۔ اور امت اسرائیل اپنے بادشاہ اور آخری نبی کے ظہور کے دن کے لئے ترس اور تڑپ رہے تھے۔ کیونکہ وہ ہیکل کی تعمیر اور یروشلیم کی مرمت سے اب فارغ ہوچکے تھے۔ اور جس گھر میں وہ عہد کا رسول تشریف لانے والا تھا۔ وہ تیار تھا۔ ملاکی ۳: ۱۔

یہودی قوم اس وقت اپنی پہلی حشمت اور اقبال مندی اور داؤد کے تخت کی یروشلیم میں دوبارہ بحالی اور شان کودیکھنے کے بڑے منتظر اور مشتاق بیٹھے تھے۔ ان کی اس بے قراری کی حالت میں خدا نے ملاکی نبی کی معرفت ان کو یہ تسلی دی۔ کہ آفتاب صداقت کے طلوع کا وقت قریب ہے۔ جس کے پنکھوں میں شفا ہے۔ ملاکی ۴: ۲ اوراس کے ظہور سے پیشتر ایک اور شخص کی آمد درکار ہے۔ اوروہ ایلیاہ نبی ہے۔ ملاکی ۴: ۵ ۔ ایلیاہ نبی ملاکی نبی کی نبوت کے ایام سے پانچ سو برس پیشتر ایک آتشی رتھ میں سوار ہو کرآسمانی فضا میں غائب ہوگئے اور اس وقت کے بہت سے انبیاء زادوں نے اس کی بڑی سرگرمی سے تلاش کی۔ کیونکہ وہ یہ سمجھے کہ وہ معمول کے مطابق کسی وادی میں غائب ہے۔ مگروہ ان کو نہ ملا۔ اوریہودی لوگ اس نبی کے بھی دوبارہ ظہور کے قائل اور معتقد تھے۔ اور جب خدا نے ملاکی نبی کی معرفت یہ خبردی۔ کہ مسیح کی جلالی آمد سے پہلے ایلیاہ کا آنا ضرور ہے ۔ تو یہودی قوم اور بھی اس اعتقاد میں راسخ اور مضبوط ہوگئی ۔ یہودی قوم کے عالم کلام کے ظاہری معنوں پر بڑا زور دیتے تھے اور اپنی اس عادت کی تائید میں کُتب مقُدسہ کے علاوہ رویات اور احادیث پر بہت بھروسہ رکھتے تھے۔ ایلیاہ نبی کی دوبارہ آمد کے متعلق بھی ان کا یہی حال تھا اور مسیح کے حواریوں میں بھی اس اعتقاد کی رمز موجود تھی۔ متی ۱۱: ۱۰ ۔ یہودی عالم ملاکی نبی کی نبوت کے مفہوم سے ناآشنا رہ کر مسیح سے منکر اوراس سے منحرف رہے۔ کلام اللہ کا اصلی مفہوم جبرئیل فرشتے نے زکریا کاہن پر ان الفاظ میں ظاہر کردیا۔ کہ وہ یعنی یحییٰ نبی ایلیاہ کی روح اور قوت میں مسیح موعود کے آگے آگے چلے گا۔ لوقا ۱: ۱۷۔

جبرئیل خدا کی حضوری کا فرشتہ ہے۔ اور نبوت اورالہام کی عالیٰ خدمت میں خدا اور انبیاء کا درمیانی ہے۔ اس نے ملاکی نبی کی پیشین گوئی کی الہامی تفسیر یہ کی۔ کہ دراصل ایک اور شخص ایلیاہ نبی کا مثیل آنے والا تھا۔ اور وہ یحییٰ بن زکریا کاہن ہارون کی اولاد سے ہے۔ اور سیدنا مسیح نے بھی اس صداقت کی تصدیق کی۔ اوراپنی زبان مبارک سے یہ فرمایا۔ کہ ایلیاہ جو آنے والا تھاوہ آچکا ہے۔ اور وہ زکریا کا بیٹا یحییٰ ہے۔ متی ۱۷: ۱۱ ۔

تاکستان کی تمثیل میں سیدنا مسیح نے یہودی قوم کو صاف صاف جتلادیا کہ نوکروں سے مراد انبیاء اسرائیل ہیں۔ اور بیٹے سے مراد آخری نبی یا مسیح موعود ہے۔ متی ۲۱: ۳۳تا ۴۱۔

عام لوگ جو مسیح کے معجزوں کو دیکھ کر اس پر ایمان لائے ۔ وہ سیدنا عیسیٰ ہی کو آخری نبی مانتے تھے۔ یوحنا ۶: ۱۴، ۷: ۴۰۔ کیونکہ یہ لوگ کشفِ آسمانی کی روشنی سے بخوبی منور ہوچکے تھے۔ سامری لوگ جو غیر قوم او یہودی اُمت کی نظر میں نہایت نفرتی اور حقیر اور اچھوت تھے۔ اور توریت کے الہامی ہونے کے معتقد تھے۔ وہ بھی مسیح ناصری کو آخری نبی اور ساری قوموں کی آرزو قرار دیتے تھے۔ یوحنا ۴: ۲۵، ۲۶۔

یہودیوں اور سامریوں کے علاوہ دیگر دنیا کے لوگ اور علم ہیئت کے ماہرین بھی ایک یہودی نبی کو ہی دنیا کاآخری نبی تسلیم کرتے تھے۔ اس لئے کہ اس کی پیدائش کے وقت اس کی خبر ستاروں کے حساب سے پا کر وہ اُلٹے یہودہ دیس میں سجدہ کرنے کوآئے ۔اور اس کے حضور ہدئیے گزرانے۔ متی ۲: ۱، ۲: ۱۰ تا ۱۱۔

یہودی قوم نے مسیح کو رد کردیا۔ اورالہیٰ ارشاد کے بموجب وہ سخت سزا کا شکار ہوئے۔استثنا ۱۸: ۱۸ تا ۱۹۔

۷۰ء میں یہودی اُمت کی رومیوں کے ہاتھ سے تباہی اور یروشلیم اورہیکل کی بربادی اوراس قوم کی موجودہ خستہ حالی اس بات کی بین دلیل ہے کہ ان کا آخری نبی اور مسیح موعود سیدنا عیسیٰ ہی تھا اوران کا اب تک اس کی جلالی آمد کے انتظار میں رہنا بھی دلیل اس امر کی ہے کہ آخری نبی اسرائیلی اور ابن داؤد ہی ہے۔

باب پنجم

"کامل شریعت"

خداوند تعالیٰ کی توریت کامل ہے۔ زبور ۱۹: ۷

یہ شریعت موسیٰ کی معرفت دی گئی ۔ یوحنا ۱: ۱۷۔ فرشتوں کے وسیلے سے ایک درمیانی کی معرفت کوہِ طور پر سے سنائی گئی ۔ خروج ۲۰ باب اعمال ۷: ۵۳ ، گلتیوں ۳:۱۹۔

اس شریعت کا نزول نہایت شاندار تھا۔ خروج ۱۹: ۱۶ تا ۲۵۔ استثنا ۳۳: ۱ تا ۳۔ اور وہ نظارہ ایسا ڈراؤنا تھا۔ کہ بنی اسرائیل اس کی تاب نہ لاسکے۔ اورانہوں نے موسیٰ سے درخواست کی کہ توہی ہم سے بول پر خدا ہم سے نہ بولے ایسا نہ ہو ہم مرجائیں ۔ خروج ۲۰: ۱۸ تا ۲۱۔ عبرانیوں ۱۲: ۱۸ تا ۲۱۔

جو شریعت موسیٰ کی معرفت دی گئی وہ کامل شریعت تھی ۔ اور اس میں خدا کی مرضی کا کامل اظہار تھا۔ اس شریعت میں دس احکام اخلاقی شریعت کا اختصار ہے۔ اور ان میں خدا کی طرف سے انسان کی نسبت فرماں برداری کا کامل مطالبہ ہے۔ اس شریعت میں خدا اور انسان کے ساتھ کامل محبت رکھنے کی مزید تاکید فرمائی گئی ہے ۔ احبار ۱۹: ۱۸۔ استثنا ۶: ۵ ۔ لوقا ۱۰: ۲۷ ۔ یہی شریعت دنیا کے آخر تک انسان کے لئے واجب العمل اوراس کی سب روحانی حاجتوں کے لئے درکار ہے۔ اور چال چلن کی آرائش اور خوبصورتی کے لئے بمیثل اور بے نظیر قانون ہے۔ اس شریعت کی موجودگی میں کسی نئی شریعت کی حاجت نہیں۔ اورموسیٰ کے بعد سب نبیوں نے اسی شریعت پر عمل کرنے کی تلقین اور تبلیغ کی اور سب نبی اسی شریعت کے ماتحت اوراسکی حمایت میں نبوت کرتے تھے۔اور حضرت داؤد نے زبوروں میں اس شریعت کی کاملیت کی گواہی دی ۔ زبور ۱۹: ۷۔ملاکی ۴: ۴زبور کی کتاب میں ۱۱۹ زبور سب سے بڑا باب اس کتاب کاہے۔ اوراس میں ۱۷۶ آیتیں ہیں۔ اوراس سارے زبور میں خدا کی شریعت کی بڑائی اوراس کے محاسن کا بیان ہے۔ اور نبوت کے عہد قدیم کے آخر میں ملاکی نبی نے خدا کی طرف سے بنی اسرائیل کو یہ ہدایت کی کہ تم میرے بندے موسیٰ کی شریعت کو یاد رکھو۔ جسے میں نے سارے بنی اسرائیل کے لئے حورب میں اپنے قوانین اور احکام سمیت سنادیا۔ ملاکی ۴: ۴ اور یہی توریت نبیوں کے صحیفوں سمیت ہر زمانے میں یہودی عبادت خانوں میں پڑھ کرسنائی جاتی تھی۔ اعمال ۱۳: ۱۵ ۔ سیدنا مسیح نے بھی اس شریعت اور نبیوں کی کتابوں کی تصدیق کی ۔اوراس پر عمل کرنے کی مزید تاکید فرمائی تھی۔ متی ۵: ۱۷ تا ۲۰۔ مسیح نے اس شریعت کے انتہائی مقصد کو ایسے طور سے پیش کیا کہ اگر کوئی قول اور فعل کے علاوہ خیال میں بھی اس شریعت کا عدول کرتے تووہ مستوجب سزا ہے۔

مسیح کے پہاڑی وعظ میں اس شریعت کی الہامی تفسیر ہے اور وہ تفسیر شریعت کے مقصد کا کھلا اظہار ہے۔ اس شریعت کی موجود گی میں نہ کسی اور شریعت کی حاجت ہے اور نہ کسی نئی شریعت لانے والے کے لئے جگہ خالی ہے۔ متی ۷: ۱۲۔ کیونکہ جس کی معرفت شریعت دی گئی۔ اور جس نے اس شریعت کی تصدیق کی وہ آپس میں مشبہ اور مشبہ بہ ہیں۔ اور ان دونوں ہستیوں سے منحرف ہونا ایک نہایت ہولناک بات ہے۔ عبرانیوں ۱۰: ۲۸تا ۳۱۔

اس اخلاقی شریعت کے ساتھ رسمی اور قومی آئین بھی خدا نے بنی اسرائیل کی عبادت اور ملکی انتظام کے لئے عنایت فرمائے۔ رسمی شریعت اخلاقی شریعت کا خول اور چھلکے کی مثال ہے۔اور پھل اور گودے کی حفاظت کے لئے رکھی گئی۔ اخلاقی شریعت مذہب کی جان اور اصول ہے۔ اور رسمی آئین فروعات میں شامل ہیں۔ جو تعلق درخت کی زند گی میں جڑ اور پتوں کا ہے۔ وہی تعلق اخلاقی اور رسمی شریعت کا آپس میں ہے۔ جڑ ہمیشہ قائم رہنے والی ہے اور پتے ہر موسم میں نئے مہمان ہیں۔ گو رسمی شریعت دوام میں اخلاقی شریعت سے کم قدر ہے۔ تاہم اس میں عبادت کے تمام لوازمات شامل ہیں۔ قربانی اور عیدیں اور ختنہ اور طہارت کی سنجید گی عبادت کی روح کو بھڑکانے والی رسومات ہیں۔ اس شریعت میں بعض آیتیں "آب آمد تیمم برخاست" کی مثال تھیں اور آنے والی نعمتوں کا عارضی اظہار اور سایہ تھیں۔ عبرانیوں ۱۰: ۱تا ۱۲۔ کلیسیوں ۲: ۱۶تا ۱۷۔ وعبرانیوں ۹ باب۔ ختنہ اور قربانی کی رسم اور عیدیں اور نئے چاند اور لت وحرمت کے متعلق احکام اسی رسمی شریعت کی قسم سے تھے۔ اس شریعت میں بھی کسی طرح کی کمی نہ تھی۔ خدا نے موسیٰ کی معرفت سب کچھ بتادیا کہ کون کون سی باتیں لت وحرمت میں شامل ہیں اور کون کون سی باتیں عبادت میں موثر اور مفید ہیں۔

پس رسمی شریعت کی خوبصورتی میں بھی بائبل کا دین کامل ہے اور کسی ترمیم کا محتاج نہیں۔

تیسری قسم کی شریعت جس کا توریت شریف میں رُعب دار بیان ہے۔ وہ قومی شریعت ہے۔ اس شریعت میں فوجداری اور دیوانی مقدمات کے قواعد وضوابط کی تنظیم ہے۔ یہ شریعت حکام اور رعایا کے متعلق ہے۔ اور عدل وانصاف اور امن عامہ کی خاطر تعزیرات ہے۔ چونکہ کفر اور الحاد اور ظلم اور زیادتی اور ناانصافی کے جرائم اخلاقی شریعت کی شان اور عظمت کی ہتک اور توہین کا ارتکاب ہیں۔ اور قومی شریعت ایک ایسی تعزیرات ہے جو اخلاقی شریعت کے توڑنے والوں کو مجرم گردان کر سزا وار ٹھہراتی ہے۔تاکہ لوگ اخلاقی شریعت کے دائرہ عمل میں رہ کر خدا کی عبادت کریں۔ اور اس کے عدول سے خدا کی تحقیر اور تکفیر کا باعث نہ بنیں۔رومیوں ۲: ۲۱تا ۲۴۔

اس شریعت میں بھی کسی بات کی کمی نہ رہی اور نہ ہی اس میں ترمیم اور تبدیلی کی ضرورت رہی۔ اس کے لئے بھی کسی نئے الہام اور نئے نبی کی ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ اب تک تمام بنی نوع انسان کی حکومت میں ایسی شریعت کا رواج اور نفاذ موجود ہے۔ پس جو شریعت موسیٰ کی معرفت دی گئی۔ اور جس کی سب نبیوں نے تلقین کی۔ اور جس کی سیدنا مسیح نے تصدیق کی وہ کامل اور غیر متغیر اور لاتبدیل شریعت ہے۔ اس کی موجود گی میں غیر کی آواز پر کان لگانا خدا تعالیٰ اور انبیاء کی ہتک اور توہین ہے۔

تتمہ

بنی اسرائیل اور آخری نبی

دنیا کی روحانی فضا میں بنی اسرائیل روشنی کے بلند مینار کی مانند ہیں اور جس طرح نظام شمسی میں آفتاب سیاروں کا مرکز ہے۔ اور اس نظام کے سیارے آفتاب ہی سے منور ہیں۔

اسی طرح اُمت اسرائیل دنیا کی سب قوموں کے لئے الہیٰ روشنی کا مرکز اور کشفِ آسمانی کی شعاعیں ہیں۔ یسعیاہ ۴۹: ۱تا ۶۔

اور خدا نے بنی اسرائیل کے نبیوں کو یہ حق اور اختیار بخشا کہ وہ قوموں اور بادشاہتوں کو اکھاڑیں اور گراویں اور بناویں اور بچاویں۔ یرمیاہ ۱: ۱۔۱۰: ۵۰۔

بنی اسرائیل خدا کی موعود اُمت اور برگزیدہ لوگ ہیں۔ جو وعدے ان کے آباؤ اجداد سے ان کے حق میں کئے گئے۔ خدا ان سب میں وفادار رہا۔ جب وہ شاہِ مصر فرعون کے بس اور اختیار میں آگئے اور غلامی کی آگ میں جھونکے گئے۔ اس وقت خدا نے اپنی بڑی قدرت اور بڑھاتے ہوئے بازو سے ان کی پشت وپناہ کی۔ اور ان کو مصریوں کے ظلم اور ایذا سے نجات بخشی۔ اور موعود سرزمین کے بُت پرست بادشاہوں کو اس سرزمین سے فارغ کرکے انہی کو اس ملک کا ہمیشہ کے لئے وارث بنایا۔ اوران کے دشمنوں سے ان کی جگہ آپ جنگ کرتارہا۔اور الہام اور نبوت کے انعامات اورمنصب جلیلہ پرا ن کو ممتاز کیا۔ اوردنیا کی سب قوموں پر ان کو فضیلت بخشی۔ اور مذہب اور روحانی باتوں کے باب میں بڑے عظیم الشان کارنامے اسی قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور بڑے بڑے ممتاز اور معزز انبیاء کا انہی میں سے ظہور ہوا۔ ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب اور یوسف وموسیٰ ، یشوع ، سیموئیل اور داؤد اورسلیمان اورالیاس اور دانی ایل وغیرہ انہی کے آباؤ اجداد اور فخر اور ناز تھے۔ اور لے پالک ہونے کا حق اور جلال اورعہود اور شریعت اور عبادت اور وعدے انہیں کے ہیں۔ اور قوم کے بزرگ انہیں کے ہوئے ہیں۔ اور جسم کی روسے مسیح بھی انہی میں سے ہوا۔ جو سب کے اوپر اورابد تک خدائے محمود ہے۔آمین۔ رومیوں ۹: ۴تا ۵۔ یعنی آخری نبی کا جسمانی رشتہ اور تعلق اسی ہی قوم کے ساتھ تھا۔ نبی آخری الزمان کا ظہور یہوداہ کے فرقے داؤد کے خاندان سے خدا کی ازلی مشورت میں قرار پاچکا تھا۔ اوراس کے بے پدر پیدائش اورجائے تولد کی خبر اسرائیلی نبیوں ہی کی معرفت دی گئی۔ یسعیاہ ۷: ۱۴۔میکاہ ۵: ۲۔ یسعیاہ ۱۱: ۱تا ۹۔ یرمیاہ ۲۳: ۵تا ۶۔ یسعیاہ ۹: ۲تا ۵۔

سیدنا مسیح نے مسرف بیٹے کی تمثیل میں بنی اسرائیل کو بڑا بیٹا قرار دے کران کی فضیلت پر غیر معمولی اضافہ کردیا۔ لوقا ۱۵ باب اور ایک صور فینکی عورت کی درخواست کے جواب میں مسیح نے یہودی قوم کو فرزندیت کا رتبہ دے کر دیگر اقوام کو ان کے در کا گدا بنادیا۔ متی ۱۵ باب ۲۵تا ۲۷۔

بنی اسرائیل کی موجودہ خستہ اور تباہ حالی میں بھی ان کا صیہونی جوش تعریف کے قابل ہے۔ ان کا ایمان ہے کہ وہ کسی ملک موعود میں جوان کا آبائی وطن ہے پھر آباد ہوں گے اور وہاں دائمی صورت میں اپنی بادشاہت قائم کریں گے اور داؤد کا تخت یروشلیم میں پھر بحال ہوگا۔ اور مسیح ابن داؤد کا بادشاہ ہوگا۔ اس کی سلطنت ابدی سلطنت ہوگی۔ ہوسیع ۳: ۴۔ یسعیاہ ۹: ۷۔ دانی ایل ۷: ۱۴۔ وہ اپنی آخری بحالی کی امید پر دنیا میں ہر قسم کی تکلیف اور آزمائش کی برداشت صبر سے کررہے ہیں۔ اوراسی امید پر دنیا میں زندہ ہیں۔ وہ ضرور اپنی گمراہی اور سخت دلی سے ایک دن تائب ہوں گے اور غیر اقوام کی میعاد کے پورا ہونے کے بعد سب نجات یافتہ ہوں گے۔ اور نبی آخر الزمان کی آمدِ ثانی کے وقت وہ اپنی کھوئی ہوئی حشمت اور اقبال کو دیکھ کر شاداں ہوں گے۔

چنانچہ لکھاہے کہ چھڑانے والا صیہون سے نکلیگا۔ اور بے دین کو یعقوب سے دفع کرے گا۔یسعیاہ ۵۹: ۲۰تا ۲۱۔رومیوں ۱۱: ۲۵تا ۲۶۔

تمت بالخیر

پادری بوٹامل مبشر انجیل (مرحوم)